الٰہی غنچۂ اُمید بکشا

اُستادِ شاعری

منگانے کا پتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب

لاہور بازار کشمیری

فہرست مفت

اس ڈیزائن کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست مفت

اِس کتاب کے جملہ حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۱۴ء ہمارے نام محفوظ ہیں۔

بعونِ صانعِ مکین و مکان

مؤلفہ و مرتبہ

جناب ملک الشعراء منشی محمد اسمٰعیل صاحب آز

مدرس اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ

اُستادِ شاعری

عرف

علمِ عروض

(کتابیں منگوانے کا پتہ)

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجرانِ کتب لاہور

۱۱ فروری ۱۹۳۲ء بازار کشمیری قیمت (۸/)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

شاعری جزویست از پیغمبری

در شعر مپیچ و در فنِ او چون اکذبِ اوست احسنِ او

عموماً دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے اکثر طلباء اور نیز دیگر اہلِ مذاق اصحاب کو شروع شروع میں شاعری کا شوق بڑے جوش پر ہوتا ہے۔ مگر وہ بوجہ نہ جاننے علم عروض کے کچھ عرصہ مغز مار کر اور اپنے تئیں کامیاب نہ ہوتا دیکھ کر مجبوراً رہ جاتے ہیں۔ اُسکی وجہ یہ ہے۔ کہ فی زمانہ کتب عروض کا آسانی سے دستیاب ہونا ایک امر غیر ممکن ہے۔ اور اگر کہیں خوش قسمتی سے مل بھی جائیں۔ تو بعض کم استعداد اصحاب اُن کے خریدنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ مطوّل اور گراں قیمت ہوتی ہیں۔ اور اگر کسی طرح

سے خرید بھی لیں۔ تو اُن کا مطلب آسانی سے سمجھ لینا
اُن کے لئے کسی قدر مشکل ہوتا ہے۔ اور بدیں باعث
وہ منزلِ مقصود تک پہنچنے سے محروم رہ جاتے
ہیں۔ اس لئے میں نے اُن کی اس ضرورت کو محسوس
کر کے یہ کتاب موسوم بہ **علم عروض** بڑی
محنت سے نہایت آسان اور قابل فہم الفاظ میں
بلکہ دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ جس سے ہر معمولی
خواندہ آدمی بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔
اور اچھا خاصہ شاعر بن سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے
اس میں ضروری تمام باتیں درج کر دی ہیں۔
اور نیز قیمت بھی نہایت قلیل یعنے صرف
آٹھ آنے (۸/) علاوہ محصول ڈاک فی جلد رکھی ہے۔ تاکہ
ہر کس و ناکس اس سے فائدہ اُٹھا کر اس فن بزرگ
کے ذریعہ سے عالم میں نام پیدا کر سکے۔ فقط۔

رقمطراز

بندہ محمد اسمٰعیل رازؔ مؤلف
کتاب ہذا

علمِ عروض

عنوان سُرخی	تعریف
علمِ عُروض	علمِ عروض وہ ہے۔ جس میں نظم کی درستی کے قواعد بیان ہوں۔
نظم	نظم کے معنے ہیں پرونا۔ آراستہ کرنا۔ جمع کرنا۔ اصطلاح میں شعر بنانے کو کہتے ہیں۔
شعر	شعر کے معنے دریافت کرنا۔ دانائی اور طبع رسا کے ہیں۔ اصطلاح میں شعر کلام منظوم کو کہتے ہیں۔ جو کسی خاص مقررہ وزن پر ہو۔
وزن	لغوی معنے تولنا اصطلاح میں دو یا زیادہ الفاظ کی حرکات وغیرہ مساوی ہونے کو کہتے ہیں جیسے گلشن اور احمق یا بندوق

اور انعام وغیرہ وغیرہ۔

مصرعہ

لغوی معنے ہیں کواڑ۔ اصطلاح میں ایک شعر کے آدھے حصّہ کو کہتے ہیں۔ جیسے +

ع۔ ہیں راز معانی بھرے اشعار میں میرے +

بیت

بمعنے گھر۔ اصطلاح میں شعر کو ہی بیت کہتے ہیں۔

قافیہ

آپس میں چند الفاظ کا ہموزن ہونا۔ جیسے بلبل اور قلقل یا گلشن اور جوبن وغیرہ۔

ردیف

لغوی معنے ایک ہی گھوڑے پر دو سوار ہوں۔ پچھلے سوار کو ردیف کہتے ہیں اصطلاح میں اُن چند الفاظ کو کہتے ہیں جو شعر میں قافیہ کے بعد آئیں۔ اور بلا تبدیل کرنیکے بجنسہ استعمال میں آئیں۔ جیسے کنج تنہائی میں رہ کر ستانا چھوڑ دے۔ اور خیالِ روئے جاناں جی جلانا چھوڑ دے آہ + ستانا اور جلانا قافیہ۔ چھوڑ دے ردیف +

حروف قافیہ

قافیہ کا پہلا حرف روی دوسرا حرف ردف تیسرا حرف قید یا چوتھا حرف تاسیس۔ یہ سب حروف حرفِ روی کے پہلے آتے ہیں۔ قافیہ

	کے سب سے آخری حرف کو کہتے ہیں۔
حرف روی	جیسے گل میں لؔ اور جان میں نؔ۔ قافیہ میں حرف رَوِی کا متفق ہونا سخت ضروری ہے
حرف رِدف	رَوِی کے پہلے کے حرف کو رِدف کہتے ہیں۔ جیسے گور اور شور میں رؔ سے پہلے حرف وؔ کو کہتے ہیں۔ اِس کا اختلاف بھی قافیہ میں جائز نہیں جیسے شور کا قافیہ شیر غلط ہے۔
حرف قید	یہ بھی حرف رِدف کی طرح رِدف کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے دیرا اور تیر کی یؔ +
حرف تاسیس	حرف رِدف کے پہلے اگر حرف الف آئے۔ تو تاسیس کہتے ہیں۔ جیسے کامل اور شامل کا الف

وہ حروف جو روی کے بعد آتے ہیں

حرف وصل	سب سے پہلے وصل کہلاتا ہے۔ جیسے پروردگار کا الف +
حرف خروج	دوسرا حروف خروج جو وصل کے بعد آتا ہے۔ جیسے راتیں۔ تؔ۔ حرف روی۔ یؔ حرف وصل اور نؔ حرف خروج +
حرف مزید	تیسرا حرف مزید جو خروج کے بعد آتا ہے

	جیسے گلابیاں۔ ب۔ حرف روی۔ ی۔ حرف وصل۔ آ۔ حرف خروج اور ں حرف مزید +
حرف نائرہ	چوتھا حرف نائرہ جو مزید کے بھی بعد آتا ہے۔ جیسے الجھاوٹیں۔ الف حرف روی۔ و حرف وصل۔ ٹ۔ حرف خروج۔ ی۔ حرف مزید اور ں حرف نائرہ + نائرہ کے معنے ہیں۔ بھاگنے والا۔ یہ حرف روی سے بہت دور فاصلے پر ہوتا ہے۔
حاجب	جس شعر میں دو قافیے اور دو ہی ردیف ہوں۔ اس میں سے پہلی ردیف کو جو دونوں قافیوں کے درمیان واقع ہو۔ اسی حاجب کہتے ہیں۔ جیسے ؎ مضمون صفاتِ قد کا قیامت سے لڑ گیا قامت کے آگے سر خجالت سے گڑ گیا قیامت اور خجالت اور لڑا اور گڑا قافیے۔ سے ردیف حاجب +
مطلع	کسی نظم یا غزل یا قصیدہ کے سب سے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعے قافیہ رکھتے ہوں مطلع کہتے ہیں۔
حسن مطلع	وہ اشعار جو مطلع کے بعد مطلع سے دونوں

زیب مطلع (مطلع ثانی)	مصرعوں میں ہم قافیہ ہوں مطلع ثانی کہلاتے ہیں ؎ از۔ راز مطلع۔ الٰہی خیر ہو دل کی کہیں دست ستمگر سے کشیدہ ہیں بھویں بگڑے ہوئے اُسکے تیور سے مطلع ثانی۔ بت ترسا کے ترسانے سے میری چشم تر برسے گیا دونوں جہاں سے تنگ آیا جور دلبر سے زیب مطلع یا حسن مطلع لگانا دل نہ ہرگز دوستو جعد معنبر سے حذر لازم ہے کالے ناگ سے افعی سے اژدر سے
شاہ بیت	جو تمام نظم یا غزل وغیرہ کا سب سے آخری شعر جسمیں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ ؎ ہیں راز معانی بھرے اشعار میں میرے قربان ہوں مجھ پہ بھلا کیوں اہل ہنر آج منشی محمد اسمٰعیل صاحب راز گوجرانوالوی کی ایک غزل کا آخری شعر ہے۔
مصرع اولیٰ	کسی ایک شعر کے پہلے مصرعہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً ؎ حال پوچھا نہ آکے بیکل کا
مصرع ثانی	کسی ایک شعر کے دوسرے مصرعہ کو کہتے ہیں مثلاً عاشق ناتوان و مریل کا (از راز)

مصرعہ طرح	کوئی ایک مصرعہ جس پر طبع آزمائی کریں۔ یعنی نظم یا غزل کہی جاوے۔
گرہ	طرح مصرعہ کے ساتھ اپنا کوئی ایک مصرعہ خواہ اولیٰ یا ثانی لگا کر پورا شعر لکھا جاوے۔ تو جو مصرعہ لگایا جاوے۔ گرہ کہلاتا ہے مثال طرح مصرعہ پھول تتلاتے ہیں باتوں سے دم گفتار ہم مصرعہ ثانی + گرہ از راز۔ سن کے وہ غنچہ دہن کھلجائے کیوں نہ مثل گل۔ مصرعہ اولیٰ۔ (نوٹ) گرہ کرنے میں قافیہ کی پابندی ضروری نہیں ہوتی +
نظم اور غزل میں فرق	غزل بمعنے عورتوں سے باتیں کرنا۔ اور نظم اور غزل میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ نظم میں تو صرف ایک خاص مضمون نبھایا جاتا ہے۔ اور غزل میں اس کے برخلاف ہر قسم کا یعنی فراقیہ مجازی۔ حقانی۔ وصل وصال وغیرہ وغیرہ کے اشعار لاتے ہیں۔ اور نیز غزل میں قافیہ صرف مصرعہ ثانی میں ہوتا ہے۔ اور نظم میں یہ ضروری نہیں۔ خواہ اس کو بطور

غزل کہہ لیں۔ خواہ ہر شعر کا الگ الگ قافیہ ہو۔

تقطیع:- بمعنے ٹکڑے کرنا۔ اصطلاح میں کسی شعر اس کے ارکان تقطیع پر ٹکڑے کرکے وزن کرنے کو کہتے ہیں۔

بحر وہ اوزان مقررہ جن پر شعر کا وزن درست کرتے ہیں۔ بحر کہلاتے ہیں۔

راز

نقشہ بحور

کل بحریں انیس (۱۹) ہیں۔ مگر اُن میں سے پندرہ استعمال میں آتی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔
ہزج۔ رجز۔ رمل۔ کامل۔ وافر۔ متقارب۔ متدارک۔ مضارع۔ سریع۔ منسرح۔ مقتضب
خفیف۔ مجتث۔ طویل۔ بسیط۔

Checked
1987

نمبر شمار	نام بحر	ارکانِ تقطیع	تعداد بار فی مصرعہ	مثالِ شعر مع طریقہ تقطیع	کیفیت
۱	بحر ہزج سالم	مفاعیلن	چار بار	ثناؤں میں کسے یہ دا شان اپنی شب غم کی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	

اوزان مستخرجہ بحر ہزج سالم

ہزج مثمن ۱	مفاعلن	چار بار	ولا کہو کبھی نہیں ملا وصا لیار بھی مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	
ہزج مثمن ۲	مفعول مفاعیلن		ناحق دل نالاں اب مجھ کو تو کر نہ رسوا مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	
ہزج مثمن ۳	مفعول مفاعیل مفاعیلن فعولن	ایک بار	لکھئے اُسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	
ہزج مثمن ۴	مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	ایک بار	جس روز سے دخل بے بسی نے پایا مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	
ہزج مسدس ۵	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	ایک بار	سرہانے میر کے آہستہ بولو مفاعیلن مفاعیلن فعولن	
ہزج مسدس ۶	مفعول مفاعلن فعولن	ایک بار	دیوانۂ روئے یار ہوں میں مفعول مفاعلن فعولن	

نمبر شمار	نام بحر	ارکان تقطیع	تعداد بار	مثال شعر مع طریقہ تقطیع	کیفیت
۲	بحر رجز سالم	مستفعلن	چار بار	ساغر مے گلرنگ کا بھر کر مجھے دے ساقیا مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	
وزن مستخرجہ	رجز مثمن بر ا	مفتعلن علن	دو بار	ایک تو ہوں شکستہ دل تس پہ یہ جور یہ جفا مستفعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	
۳	بحر کامل سالم	متفاعلن	چار بار	جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	
۴	بحر وافر سالم	مفاعلتن	چار بار	خدا کے لئے تو ماہ لقا ادھر کو بھی کر ذرا تو نظر مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	
۵	بحر متقارب سالم	فعولن	چار بار	مجھے گل کے ہنسنے پہ آتا ہے رونا فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول	
اوزان مستخرجہ	متقارب مثمن بر ا	فعولن ۳ فعل یا فعول ۱	تین بار ایکبار	الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں فعولن فعولن فعولن فعل یا فعول	

اوزان مستخرجہ ۲۶

متقارب مثمن ۱۲	فعولن فعلن	دو بار	یہ مجراب کیا بسا ہے دل میں فعولن فعلن فعولن فعلن	
متقارب مثمن ۱۳	فعول فعلن	چار بار	کرو توکل کہ عاشقی میں نہ یوں کرو گے تو کیا کرو گے فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	
بحر رمل سالم مخبون	فاعلاتن	چار بار	ہم نہ مانیں گے تیرا کہنا ابھی مرت کر نصیحت فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	
رمل مثمن ۱	فاعلاتن فاعلات	تین بار ایک بار	کنج تنہائی میں وہ رہ کر ستانا چھوڑ دے فاعلاتن فاعلات فاعلات فاعلات	
رمل مثمن ۲	فعلات فاعلاتن	دو بار	سن اور سوچ دل میں جور و جفا کے بانی فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	
رمل مثمن ۳	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	ایکبار	شمع کو منہ کے تیرے سامنے ہے کیا آب و تاب فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	
رمل مسدس ۴	فاعلاتن فعلاتن فعلات	ایک بار	داغ دل سے نہ میرے آتش آہ فاعلاتن فعلاتن فعلات	

	رمل مسدس ۵	فاعلاتن فعلاتن فعلن	ایک بار	ایک عاشق تھا، تھی جانِ ہمہ دانی فاعلاتن فعلاتن فعلن
	رمل مسدس ۶	فاعلاتن فعلاتن فاعلن	ایک بار	جب جدائی سے مری جان جائے ہے فاعلاتن فعلاتن فعلن
۷	بحر سریع سالم	مستفعلن مفعولات	دو بار ایک بار	بوجہ ثقالت یہ بحر سالم استعمال نہیں ہوتا۔
اوزان مستخرجہ	سریع مسدس ۱	مفتعلن فاعلات	دو بار ایک بار	کیا کروں تشخیص کا اس کی بیاں مفتعلن مفتعلن فاعلات
	سریع مسدس ۲	مفتعلن مفعولن فاع	ایک بار	نالہ ہمارا ہے موزوں مفتعلن مفعولن فاع
۸	بحر مضارع سالم	مفاعیلن فاع لاتن	دو بار	بوجہ ثقالت یہ بحر بھی سالم استعمال نہیں ہوتا
اوزان مستخرجہ	مضارع مثمن ۱	مفعول فاعلاتن	دو بار	اکسیر پہ ہوس آشنا نہ ناز کرنا مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

	مضارع مثمن ۲	مفعول فاعلات ومفاعیل فاعلان	ایک بار	اے دردِ دل کے جاننے والو ذرا سنو مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان	
	مضارع مثمن ۳	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان	ایک بار	خوبانِ جور پیشہ عاشق کے واسطے ہیں مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان	
	مضارع مثمن ۴	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلن	ایک بار	اے یار رُخ ذرا تو اپنا مجھے دکھا مفعول فاعلاتن مفعول فاعلن	
۹	بحر متدارک سالم	فاعلن	چار بار	زلف ورخ وخال وخط یار کا دیکھ کر فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	
اوزان مخرجه	متدارک مثمن ۱	فاعلان فاعلن	دو بار	شب کو رشکِ زلف سے مہ کو رشکِ رُو سے فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن	
	متدارک مثمن ۲	فعلن	آٹھ بار	گئے دو دو ج ہاں ن ظر سے گ زر تیری شان کا کوئی ب شر نہ ملا فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	
	متدارک مثمن ۳	فعلن	چار بار	میں نے جو دیکھا مضطر دل کو فعلن فعلن فعلن فعلن	

۱۰	بحر منسرح مثمن سالم	مستفعلن مفعولات	دوبار	اک دم تو آ اے دلدار مستفعلن مفعولات	دکھلا ذرا گل رخسار مستفعلن مفعولات	
وزن مستخرجہ	منسرح مثمن ابتر	مستفعلن فاعلن	دوبار	حضرت موسیٰ سے کبھی ہاں مستفعلن فاعلن	دعوے سے خاموش ہیں مستفعلن فاعلن	
۱۱	بحر طویل سالم	فعولن مفاعیلن	دوبار	نہ کر تو جفا کاری فعولن مفاعیلن	نہ کر تو عیاری فعولن مفاعیلن	
۱۲	بحر مقتضب سالم	فاعلات مستفعلن	دوبار	یار بے وفا سے مجھ فاعلات مفتعلن	شوخ دلربا سے مجھے فاعلات مفتعلن	
وزن مستخرجہ	مقتضب مثمن ابتر	فاعلات مفعولن	دوبار	ہائے یہ نصیب اپنے فاعلات مفعولن	جس کی وہ تمنا تھی فاعلات مفعولن	
۱۳	بحر خفیف سالم	فاعلاتن مفاعلن فعلاتن	ایک بار	یار مہرو کو دیکھ کر نہ رہا دل فاعلاتن مفاعلن فعلاتن		

وزن مستخرجہ	خفیف مسدس ۱/	فاعلان مفاعلن فعلات	ایک بار	ہائے وہ شوخ بے وفا و بے مہر فاعلان ۔ مفاعلن ۔ فعلات	
۱۴	بحر مجتث سالم	مستفعلن فاعلاتن	دوبار	بوجہ ثقالت یہ بحر بھی سالم استعمال نہیں ہوتا۔	
وزن مستخرجہ	مجتث مثمن ۱/	مفاعلن فعلاتن	دوبار	مری نظر میں تو کم ہو — زخلد سے تو نہیں مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن	
۱۵	بحر بسیط مثمن سالم	مستفعلن فاعلن	دوبار	گھبرا گیا گھر میں دل — اُلفت ہوئی دشت سے مستفعلن فاعلن — مستفعلن فاعلن	
وزن مستخرجہ	بسیط مثمن ۱/	مفتعلن فاعلن	دوبار	جان پہ کھیلا ہوں میں — میرا جگر دیکھنا مفتعلن فاعلن — مفتعلن فاعلن	

صنائع بدائع کا بیان

اشعار میں عموماً لفظی اور معنوی خوبیاں ہوتی ہیں جن کے استعمال سے شعر نہایت نفیس ہو جاتا ہے۔ اور یہ بہت قسم کی صنائع ہیں مگر یہاں چند ایک مشہور اور ضروری صنعتوں کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

نام صنعت	مثال و تعریف
صنعتِ تجنیس	کسی شعر میں ایک ہی لفظ چند دفعہ استعمال کریں۔ مگر وہ لفظ مختلف معنے میں استعمال ہو۔ تو اسے صنعت تجنیس کہتے ہیں۔ مثال بار ور اُن سے ہوئے اِک بار نہ زنہار ہم رکھتے ہیں بارِ الم سے دیدہ خوں بار ہم (راز) اس شعر میں (بار) کا لفظ کئی دفعہ مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ رونا بوجھ مرتبہ فائدہ
صنعت مقلوب	شعر میں کوئی ایسا لفظ استعمال کریں جس کو باترتیب یا بلاترتیب خواہ کسی طرح اُلٹنے سے کوئی اور دوسرا لفظ بن جائے۔ مثال بات کرنے کی نہیں ہے تاب اُن کے سامنے

	کس طرح ہمدم کریں بوسہ پہ کچھ تکرار ہم لے داغ
	اس شعر میں بات کو اُلٹ کر تاب اور تاب کو الٹ کر بات بن جاتا ہے۔ اور شراب سے بارش جنگ سے گنج تار سے رات قرابت سے رقابت +
صنعتِ متضاد	شعر میں ایسے لفظ لانا۔ جو ایک دوسرے کے مقابلے میں ضد ہوں۔ جیسے
	بخت خفتہ تو رہا سوتا ہی اپنا پر صنم انتظاری میں تری شب بھر رہے بیدار ہم لے داغ
	اس شعر میں سوتا اور بیدار متضاد ہیں۔ علیٰ ہذ القیاس چلنا۔ٹھیرنا۔اُٹھنا۔بیٹھنا۔رونا۔ہنسنا وغیرہ +
صنعت مراعات النظیر	شعر میں ایسے الفاظ ہوں۔ جن کا تعلق ایک دوسرے سے ضروری ہو۔ جیسے باغ کے ذکر کے ساتھ نہر۔ بہار۔ خزاں۔ باد۔ صبا۔ نسیم۔ گل۔خار۔عندلیب وغیرہ وغیرہ ہوں۔
	مثال داغ
	کہیں سرو قامت یار پہ ہیں نثار صلصل و فاختہ کہیں رخ پہ بلبلیں ہیں فدا کہیں۔ لالہ و گل ارغوان
	سرو کے ساتھ فاختہ۔ اسی طرح مثال گل کے ساتھ بلبل وغیرہ وغیرہ +

صنعتِ عکس

ایسا شعر کہنا۔ جس کا مصرعہ اوّل ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ ثانی بن جائے۔ یا مصرعہ ثانی ذرا تبدیل کرنے سے مصرعہ اولے ہو جائے۔ جیسے

بے شکایت نہیں محبت کے مزے
بے محبت نہیں شکایت کے مزے
ذوق

صنعتِ رجوع

شعر میں کوئی ایسا ایک لفظ استعمال کر جانا۔ جس سے یہ معلوم ہو۔ اور شک پڑ جائے۔ کہ اگر مصرعہ اولے میں کسی کی تعریف کی گئی ہے۔ تو مصرعہ ثانی میں مذمت ہوگی۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے وہ تعریف پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے۔ اسی طرح اگر مذمت ہو۔ تو مصرعہٗ ثانی میں تعریف ہونے کا شبہ پڑے۔ مگر مذمت اور بھی بڑھ جائے ؎

تو سمجھتا ہے کہ تیرے چاہنے والوں میں ہیں
یہ غلط ہے بلکہ ہیں تیرے تو خدمتگار ہم
داغ

اِس شعر میں مصرعہٗ اولے میں چاہنے والوں کے آگے مصرعہٗ ثانی میں غلط ہے۔ سے شک پڑ گیا تھا۔ کہ چاہنے والے نہیں۔ بلکہ دشمن وغیرہ ہوں گے۔ مگر سارا شعر پڑھنے سے۔ چاہنے والوں

کا رتبہ اور بھی زیادہ اچھا ہوگیا۔ پس یہ ایک خوبی شعر ہے۔

صنعت تکرار

جب کوئی لفظ کسی شعر یا فقرہ میں مکرر یا زیادہ دفعہ استعمال کریں۔ جس سے فصاحت میں نقص نہ آئے۔ بلکہ تاکید وغیرہ کی خوبی بڑھ جائے۔ تو صنعت تکرار کہلاتی ہے۔ جیسے ؎

مانند روئے یار نہ آیا کوئی نظر (گل گل اور
گل گل پہ عندلیب پھری گو چمن چمن (چمن چمن کا تکرار)

صنعت اشتقاق

جب کسی شعر یا فقرہ میں ایک ہی مصدر یا مادہ کے الفاظ مشتق استعمال کریں۔ جیسے

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

اس شعر میں کاٹنا مصدر سے مختلف الفاظ مشتق برتے گئے ہیں۔

صنعت لزوم مالا یلزم

کلام میں کسی خاص بات کو لانا لازم پکڑ لینا۔ جیسے ظفر اس شعر میں چند اعضا کا شمار یا ذکر لازم پکڑ لیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے ذکر کرنے کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے۔ اور یہ صنعت محض مزید خوبی کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔

صنعت لزوم مالا یلزم	جلایا آپ ہم نے ضبط کرکے آہِ سوزاں کو جگر کو سینہ کو۔ پہلو کو۔ دل کو جسم کو۔ جاں کو + یا یہ لازم پکڑ لینا کہ شعر میں کوئی لفظ نہ آئے + ۵
ایضاً	ہمدمِ دم حسام کہ اعدا کا دم ہوا درد و الم سوا ہوا آرام کم ہوا
ایضاً	یا یہ کہ کوئی لفظ غیر منقوط نہ آوے۔ جیسے سہ بخشش فیض بخش تخت نشیں کو یا یہ کہ ایک مصرعہ غیر منقوط اور ایک مصرعہ میں نقطے ہوں۔ سہ آہ کل دل کو ہوا درد کہ رکھا ہم کو جنبش چیں بجبینِ بُتِ چیں نے بے چیں
ایضاً	یا یہ کہ الفاظ کے نیچے نقطہ نہ ہو۔ بلکہ صرف اوپر ہی آویں۔ سہ مظہرِ صدق و صفا قدر شناس مردم کو معدن عدل و سخا مصدرِ الطاف و عطا
ایضاً	یا یہ کہ الفاظ کے اوپر نقطہ نہ آویں سہ گوہرِ درج ہمم کوکب برج اکرم صاحب دبدبہ سروری و مجد و علا

ایضاً

یا یہ کہ شعر یا عبارت کے تمام حروف لکھنے میں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ جیسے ؎

داد دل لے داور دا وارد ے
داغ دوری اب دے دلدار دے

ایضاً

یا سب حروف ملا کر اکٹھے لکھے جا سکیں ؎

چپکے چپکے کبھی مجھے کہنا۔

یہ مصرعہ مندرجہ ذیل طرح سے اکٹھا لکھا گیا۔

چپکےچپکےکبھیمجھےکہنا

صنعتِ جامع الحروف

جب سب الفاظ شعر میں تمام حروف ابجد الف سے یائے تک لائیں۔ جیسے ؎

مظہر فیض وعطا منعم ذی جود و سخا
صلح کل مشرب ثابت قدم روز وفا

صنعتِ تلمیع

بمعنی ملمع کرنا۔ کلام میں مختلف زبانوں کا استعمال کرنا ؎ رازؔ

عزیزو چہ کنم دارو ستانا عشق جاناں ہے (فارسی اور)
عدیم المثل و سنگیں دل مرا وہ ماہ تاباں ہے (اردو میں ہے)

صنعتِ سیاقۃ الاعداد

معنے ہیں چلانا عددوں کا۔ کلام میں کچھ اعداد شمار کرنے۔ خواہ وہ بے ترتیب ہوں۔ یا باترتیب ؎

صنعتِ ذوقوافی یا ذوقافتین

وائے قسمت ایک گالی کی ہوئیں دو تین چار
وقتِ گفتن جب زباں پہ اُس کی لکنت آ گئی

کسی شعر میں دوہرا قافیہ رکھنا۔

صبا اُڑا کے نہ لے جا مرا غبار کہیں
مجھ سے چھوٹنے کی آستانِ یار نہیں

صنعتِ توشیح

کسی نظم یا غزل کے ہر پہلے مصرعہ یا دونوں مصرعوں کا صرف پہلا پہلا حرف لے کر ملانے سے کوئی نام یا خاص عبارت بن جائے۔

م مترنم ہو اگر صحنِ چمن میں قمری
ح حالتِ وجد کرے سروِ لبِ جو پیدا
م موسمِ گل میں ترقی پہ ہے فیضانِ بہار
د دامنِ دشت و جبل لالۂ احمر سے بھرا

ان چاروں مصرعوں کا پہلا حرف م۔ح۔م۔د ملانے سے محمد ایک نام نکل آتا ہے۔ یہ صنعت توشیح ہے۔

صنعتِ تاریخ

جس میں کسی شعر یا نثر کی عبارت کے حروف کے اعداد جمع کرنے سے کسی شادی یا فوتیدگی وغیرہ کی تاریخ نکلے۔

حضرت صولت نے لکھی کتاب
مدحِ حضرت میں عجب نادر غریب

مصرعِ تاریخ یوں موزوں ہوا۔

سمت ۱۲۹۸ ھ

نعت محبوب خدا ہے یہ عجیب
چوتھے مصرع کے حروف کے اعداد جمع کرنے سے کتاب لکھنے کی تاریخ سمت ۱۲۹۸ نکلتا ہے۔

واضح ہو۔ کہ اگر کسی لفظ کا پہلا حرف مطلوب ہو۔ تو وہ سر۔ مُنہ۔ آنکھ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور بیچ کے حرف کو دل۔ سینہ۔ ناف ہیں۔ جیسے دِل ہیں۔ تہ۔ سر اور آل پاؤں ہیں۔

نقشہ اعداد حروف ابجد

حروف	ا 1	ب 2	ج 3	د 4	ہ 5	و 6	ز 7	×
حروف	ح 8	ط 9	ی 10	ک 20	ل 30	م 40	ن 50	×
حروف	س 60	ع 70	ف 80	ص 90	ق 100	ر 200	ش 300	ت 400
حروف	ث 500	خ 600	ذ 700	ض 800	ظ 900	غ 1000	×	×

صنعت حسن التعلیل

یہ وہ صنعت ہے۔ کہ قدرت نے کسی بات کی بنا کسی اور منشاء پر رکھی ہوئی ہو۔ مگر شاعر اس کی کوئی اور ہی وجہ بیان کردے جیسے ؎

فلک پھرتا ہے سرگرداں کہو کس واسطے یارو
زمیں کے صدقے ہوتا ہے کہ اس بہتر محمدؐ ہے

فلک کے گردش کرنے کی وجہ تو دن رات کا پیدا کرنا ہے۔ مگر اس شعر میں گردش فلک کا باعث یہ رکھا ہے۔ کہ حضرت محمدؐ چونکہ زمین میں دفن ہیں۔ اس لئے آسمان زمین پر صدقے ہو رہا ہے۔

صنعت لف ونشر مرتب

جب کلام میں پہلے چند چیزوں کا ذکر کریں۔ اور پھر اُن کے منسوبات لکھیں۔ جیسے ؎

یہ ہمارا دل ہے یا پروانہ[1] ہے یا فاختہ[2]
ہے وہ قد یا شمع[1] کافوری ہے یا شمشاد[2] ہے

با ترتیب مناسبات ہوں۔ تو صنعت لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔ اور اگر بے ترتیب ہوں۔ تو لف ونشر غیر مرتب جیسے ؎

روئے و زلف و قد صنم دیکھو
سنبل و سرو و گل بہم دیکھو

صنعت مبالغہ

کسی کی تعریف یا مذمت وغیرہ یہاں تک زیادہ

صنعت مبالغہ	کی جائے۔ کہ وہاں تک اس کا ہونا بعید یا محال ہو۔ مبالغہ کہلاتا ہے۔ مبالغہ کی تین قسمیں ہیں۔
مبالغہ تبلیغ ۱	(۱) کسی کی مدح یا مذمت وغیرہ کا عقل و عادت کی رُو سے وہاں تک ہونا ممکن ہو۔ تو وہ مبالغہ تبلیغ کہلاتا ہے۔ جیسے ؎ پہنچتے ہم آرزوئے وصل میں نزدیک مرگ عقلاً و عادتاً ممکن ہے۔
مبالغہ اغراق ۲	(۲) عقلاً تو ممکن ہے۔ لیکن عادتاً ممکن نہ ہو۔ جیسے ؎ اُن سا ہے در دمیر سے بچنے کی دُعا مانگے دشمن کے حق میں دعائے خیر کرنا عادتاً ممکن نہیں۔ مگر عقلاً ممکن ہے۔ کہ شاید رحم کھا کر دعا مانگ ہی لے۔ اُسے مبالغہ اغراق کہتے ہیں۔
مبالغہ غلو ۳	(۳) عقلاً و عادتاً دونوں کی رُو سے محال ہو۔ جیسے ؎

ہم روئے ایسا تو نے جو ہم کو رُلا دیا
پانی میں اک دکھائی فلک بلبلا دیا

اتنا رونا کہ آسمان بلبلا سا پانی میں نظر آنے لگے۔ بالکل محال ہے۔ اُسے مبالغہ غلو کہتے ہیں۔ اور جس قدر مبالغہ کیا جائے۔ اُتنا ہی عمدہ شعر ہوتا ہے۔

صنعت اوماج

جب ایک کلام کے دو معنے معلوم دیں۔ اور دونوں صحیح نظر آئیں۔ جیسے ؎

جو نے دو دیئے معنے میرے اس مصرعہ کو اب فقیروں کے ہیں۔ گھر معدن دریا و جبل اتنی سخاوت۔ کہ فقیروں کے گھر مال سے لعل و جواہر کی کانیں بن گئے۔ امیر ہو گئے۔ دوسرے معنے یہ کہ اتنی سخاوت کی۔ کہ دریا اور پہاڑ جن سے لعل جواہر نکلتے ہیں خیرات کرتے کرتے فقیروں کے گھروں کی مانند خالی ہو گئے۔

مناسبات کا بیان

واضح رہے۔ کہ کسی خاص چیز کے ساتھ اس کے مناسبات کے ذکر کرنے سے کلام میں نہایت لطافت ہوتی ہے۔

مناسبات حسن	عشوہ۔ غمزہ۔ کرشمہ۔ ناز۔ ادا۔ نیاز۔ شوخی محجوبی۔ بے مہری۔ بے وفائی۔ سفاکی۔ دلبری۔ دلربائی۔ خود بینی۔ خود نمائی۔ سنگدلی۔ بے رحمی۔ دل آزاری۔ رقیب نوازی۔ وعدہ خلافی۔ حیلہ سازی۔ خوبی۔ لذت۔ جلوہ۔ تلخ گوئی۔ جفاکاری۔ وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات عشق	آہ۔ نالہ۔ فریاد۔ زاری۔ فغان۔ رونا۔ چلانا۔ بے خوابی۔ بیتابی۔ اضطرابی۔ ناتوانی۔ سوز۔ اندوہ۔ غم۔ الم۔ آرزو۔ شوق۔ انتظار۔ گداز۔ آوارگی۔ بیچارگی۔

	سرسیمگی ۔ جامہ دری ۔ جنوں ۔ قلق ۔ تپش ۔ درد ۔ تمنا ۔ حیرانی ۔ پریشانی ۔ خودسری ۔ وغیرہ وغیرہ ۔
مناسبات فقر	صبر ۔ رضا ۔ توکل ۔ تسلیم ۔ ہمت ۔ مراقبہ ۔ مشاہدہ ۔ معاہدہ ۔ مجادلہ ۔ طریقت ۔ شریعت ۔ عبادت ۔ ارادت ۔ حقیقت ۔ عزلت ۔ ریاضت ۔ خاکساری ۔ عجز ۔ تجرید ۔ صوم ۔ صلوٰۃ ۔ فکر ۔ ذکر ۔ دم ۔ حق ۔ پرستش ۔ طہارت ۔ یقین ۔ استغفار وغیرہ
مناسبات غنا	جاہ وجلال ۔ دولت ۔ اقبال ۔ ثروت ۔ حشمت ۔ منزلت ۔ سخاوت ۔ شجاعت ۔ عنایت ۔ عزم ۔ جزم ۔ شان وشوکت ۔ عدالت ۔ رحمت ۔ عزت ۔ شفقت ۔ فتح ۔ نصرت ۔ ظفر ۔ رعیت پرورش ۔ کرم گستری ۔ فیض رسانی ۔ ملکداری ۔ شکوہ ۔ تجمل ۔ کشورہ کشائی وغیرہ ۔
مناسبات برسات	ابر ۔ باراں ۔ رعد ۔ برق ۔ قوس وقزح ۔ قطرہ ۔ ژالہ ۔ سیلاب ۔ شبنم ۔ بارش ۔ گرداب ۔ وغیرہ ۔

مناسبات حضرت آدم و حوّا	سجدہ۔ خاک کا پتلا۔ رُوح۔ عزرائیل معلم الملکوت چمن۔ خُلد۔ آتش۔ دانہ۔ گندم وغیرہ۔
مناسبات حضرت نوحؑ	طوفان۔ کشتی۔ پہاڑ۔ کنعان۔ تنور وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات حضرت ابراہیمؑ	خلیل اللہ۔ بت شکن۔ آذر۔ نار۔ گلزار۔ اسمٰعیلؑ۔ ذبح۔ قربانی۔ تعمیرِ کعبہ۔ نمرود۔ وغیرہ۔
مناسبات حضرت یونسؑ	مچھلی۔ دریا۔ ظلمت۔ کدو وغیرہ۔
مناسبات حضرت خضرؑ و الیاسؑ	دریا۔ بحر۔ رہنمائی۔ آبِ حیات۔ ابدی۔ زندگی۔ جہاز۔ کشتی۔ سکندر وغیرہ
مناسبات حضرت یوسفؑ زلیخا	یعقوب۔ کنعان۔ نابینا۔ برادران بیوفا۔ گرگ۔ چاہ۔ سوداگر۔ مصر۔ بازار۔ خواب۔ غلام۔ زندان۔ عزیز۔ دشت۔ قحط۔ خرید و فروخت وغیرہ وغیرہ۔

مناسبات حضرت موسیٰ	تابوت۔ کلیم۔ بنی اسرائیل۔ مصر۔ فرعون۔ ہامان۔ توراۃ۔ عصا۔ ید بیضا۔ طور۔ جلوہ۔ رب ارنی۔ لن ترانی۔ نیل۔ غرق۔ قارون۔ خزانہ سحر۔ سامری۔ گوسالہ۔ تجلی۔ دیدار۔ ایمن۔ وادی۔ شجر۔ معراج وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات حضرت داؤدؑ	خوش الحانی۔ زبور۔ گیت۔ موم۔ آہن وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات حضرت سلیمانؑ	تخت۔ دیو۔ پری۔ ہوا۔ مہر۔ انگوٹھی۔ چیونٹی۔ ہدہد۔ بلقیس وغیرہ۔
مناسبات حضرت عیسیٰؑ	مسیح۔ یسوع۔ روح اللہ۔ ابن مریم۔ دم۔ دست۔ انجیل۔ مرض۔ شفا۔ علاج۔ زندہ سولی۔ فلک۔ چہارم۔ خرِ عیسیٰ۔ نصاریٰ۔ پنجۂ مریم۔ یہود وغیرہ۔
مناسبات حج	حرام۔ احرام۔ لبیک۔ طواف۔ قربانی۔ ہدیہ۔ صفا۔ مروہ۔ ابراہیم۔ حجر اسود۔ حجاز۔ حاجی۔ غلاف۔ مکہ

	مدینہ۔ زمزم۔ چاہ وغیرہ وغیرہ
مناسبات بُت خانہ	بُت۔ صنم۔ تصویر۔ برہمن۔ پیر۔ بُتکدہ۔ بیت الصنم۔ مندر۔ جپ۔ دیر۔ ناقوس۔ پوجا وغیرہ
مناسبات میکدہ	خرابات۔ میکدہ۔ مے خانہ۔ شیشہ۔ صراحی۔ ساغر۔ مینا۔ جام۔ مے۔ نشہ۔ ساقی۔ پیمانہ۔ مست۔ متوالا۔ بیہوش۔ رند۔ مشراب۔ گلاس۔ قلقل وغیرہ۔
مناسبات شیریں فرہاد	خسرو۔ پرویز۔ جوئے۔ نہر۔ شہر۔ تیشہ۔ پہاڑ۔ کوہکن۔ کوہ۔ تیشہ زنی وغیرہ۔
مناسبات قیس و لیلیٰ	مجنوں۔ لیلےٰ۔ ٹلے۔ حے۔ دشت۔ صحرا۔ غربت۔ درخت۔ لاغری۔ ناقہ۔ نار۔ محمل۔ مکتب۔ غزال۔ بیابان۔ نوفل۔ وحشت وغیرہ وغیرہ۔
مناسبات ہاروت ماروت زہرہ	ہاروت۔ ماروت۔ زہرہ۔ چاہ۔ بابل۔ سحر۔ جادو۔ رقاص۔ فلک۔ مطرب۔ وغیرہ وغیرہ

مناسبات گل بلبل قمری	گل - باغ - خار - چمن - سرو - شمشاد - صنوبر - شاخ - نالہ - آشیانہ وغیرہ -
مناسبات شمع پروانہ	محفل - شمع - چراغ - جلنا - رونا - ہنسنا - موم - فانوس وغیرہ وغیرہ - (نوٹ) بلبل اور پروانہ سے عام عاشق اور گل اور شمع سے خاص معشوق مراد لیتے ہیں -

فالنامہ یوسفی عبدالرحمن ۱۹۴۵

تشبیہات کا بیان

کلام میں جس قدر تشبیہات استعمال کی جائیں - اتنا ہی کلام عمدہ ترین ہوتا ہے - اس کا خیال چاہیئے -

تشبیہ قامت	سرو - صنوبر - نہال - شمشاد - طوبے - سروِ آزاد - سروِ چمن - تیر - سرو ناز - سرو سہی -

تشبیہ خرام

بہار۔ برق۔ نسیم صبح۔ صبا۔ رفتار۔ آب۔ نسیم گل۔ نسیم سحر وغیرہ۔

تشبیہ موئے سر

شب۔ نیم شب۔ شب دیجور۔ شب یلدا۔ ظلمات۔ مشک۔ عنبر۔ دام۔ شام وغیرہ۔

تشبیہ فرق سر

راہ ظلمات۔ خط استوا۔ کہکشاں۔ خطِ کہکشاں۔ ق وغیرہ۔

تشبیہ زلف کاکل گیسو وغیرہ

سنبل۔ دستۂ سنبل۔ ریحان۔ کمند۔ زنجیر۔ مار۔ طناب۔ تازیانہ۔ رشتہ۔ رسن۔ دام۔ تاتار۔ ختن۔ چین۔ شب۔ دراز۔ لام۔ میم۔ چوگان۔ چلیپا۔ وغیرہ۔

تشبیہ رخ

ماہ۔ آفتاب۔ شمع کعبہ۔ مصحف۔ گل۔ شعلہ۔ لالۂ ارغوان۔ صبح۔ روز۔ گلستان۔ گلزار۔ چمن۔ بہشت۔ باغ۔ ارم۔ شعلۂ طور۔ مشعل۔ صفحہ وغیرہ۔

تشبیہ خال

ہندو۔ زنگی۔ زنگی بچہ۔ حبشی۔ حبشی زادہ۔ نقطہ مشک۔ دانہ۔ دانہ۔ سویدا۔ مردمک۔ حجرالاسود۔ تخم۔ فلفل سیاہ وغیرہ۔

تشبیہ جبین

آئینہ۔ لوح۔ سیمیں۔ ماہ۔ ہلال۔ بدر۔ خورشید۔ ماہِ نو۔ زہرہ۔ مشتری۔ سہیل وغیرہ۔

تشبیہ ابرو

موج۔ محراب۔ تلوار۔ کمان۔ صمصام۔ ہلال۔ قوس و قزح۔ ذوالفقار۔ خنجر۔ شمشیر۔ حلقۂ کمند۔ کلید۔ ہلال عید۔ نون۔ خطِ نسخ وغیرہ۔

تشبیہ چشم

بادام۔ نرگس۔ ترک۔ ہندو۔ زہرہ۔ جادوگر۔ ساحر۔ جام۔ کاسہ۔ ساغر۔ آہو۔ غزال۔ حرف صاد۔ حرف عین۔ فسونگر۔ بابل۔ وغیرہ وغیرہ۔

تشبیہ مژگان

خنجر۔ تیغ۔ سنان۔ نیزہ۔ تیر۔ خار۔ سوزن۔ نشتر۔ خدنگ۔ پیکان۔

	نیش وغیرہ۔
تشبیہ گردن	صراحی۔ دستہ عاج۔ بیاض صبح۔ گردن آہو وغیرہ۔
تشبیہ ناک	الف۔ شبو۔ سیمیں۔ غنچہ شبو۔ تلوار۔ تیر۔ وعنیرہ وغیرہ۔
تشبیہ لب	غنچہ۔ برگ۔ عنالب۔ آب حیات۔ پستہ۔ خرما۔ موج کوثر۔ موج نسیم مسیحا۔ شہد۔ شکر۔ قند۔ نبات۔ مصری۔ لعل۔ یاقوت۔ عقیق۔ ہلال۔ آتش۔ شفق۔ اخگر۔ موج شراب۔ رشتہ جان۔ وغیرہ وغیرہ۔
تشبیہ دہن	غنچہ۔ نقطہ موہوم۔ صفر۔ عدم۔ صدف۔ کوزہ۔ نبات۔ پستہ وغیرہ۔

تشبیہ دنداں	گوہر۔ دُر۔ ژالہ۔ الماس۔ انجم۔ دانۂ انار۔ موتی۔ پرویں۔ سلک گوہر وغیرہ۔
تشبیہ خندہ	برق۔ لمعہ۔ غنچہ۔ نیم شگفتہ۔ صبح شکریں وغیرہ وغیرہ۔

اقسامِ نظم

قطعہ	مطلع کو کسی قصیدہ یا غزل سے الگ کر دیں۔ تو قطعہ رہ جائے گا۔ قطعہ کے کم از کم چار مصرعے ہوتے ہیں۔ زیادہ کی حد نہیں۔ اشعار آپس میں مربوط ہونے بہتر ہوتے ہیں۔
مثنوی	جس نظم کا ہر ایک شعر اپنا اپنا الگ قافیہ رکھتا ہو۔ غزل کی طرح ایک ہی قافیہ نہ ہو۔

رُباعی

اِس کے چار ہی مصرعے ہوتے ہیں۔ اور صرف تیسرے مصرعہ میں قافیہ نہیں ہوتا۔ پہلے۔ دوسرے اور چوتھے۔ مصرعہ میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔

جیسے ؎

ایک دن درپیش آنا ہے سفر
رہروِ مُلکِ عدم کس لے کمر
چاہیئے کچھ راؔز اس میں زادِ راہ
یہ سفر ہو جائے گا ورنہ سقر

از راؔز

مسمط

چند ہموزن اور ہم قافیہ مصرعوں کو جمع کر کے ایک بند قرار دینا۔ اور اسی طرح تعداد میں اسی قدر مصرعوں کے اور بند کہنا۔ اور ہر بند کے آخری مصرعہ کو قافیہ میں بندِ اوّل کے تابع رکھنا مسمط کہلاتا ہے۔ ہر بند کے تین مصرعہ ہوں۔ تو مثلث۔ چار مصرعہ ہوں۔ تو مُربع۔ پانچ ہوں۔ تو مخمس۔

چھ ہوں۔ تو مسدس۔ سات ہوں تو مسبع۔ آٹھ ہوں تو مثمن۔ نو ہوں تو متسع اور دس مصرعے ہوں تو معشر کہتے ہیں۔

ترجیع بند

چند مصرعے ایک ہی قافیہ میں کہیں۔ اور اُسے ایک بند قرار دیں۔ اور اُس میں کسی اور قافیہ کا ایک شعر آخر میں لائیں۔ اور اسی طرح بند اول کے مصرعوں کی تعداد کے برابر کئی بند کہیں۔ اور ہر بند کے آخر وہی بند اول کا آخری شعر بار بار لائیں۔ وہ ترجیع بند کہلاتا ہے۔

ترکیب بند

ترجیع بند کی طرح کچھ بند کہنا۔ مگر ہر بند کے نیا ہی شعر مگر پہلے آخری شعر کے قافیہ میں ہی کہیں۔ تو اُسے ترکیب بند کہتے ہیں۔

تضمین

کسی اور کی غزل کو اپنے اشعار میں مربوط کرنا۔ یعنی اپنی طرف سے تین مصرعے ہر شعر کے قافیہ وغیرہ میں لاکر مخمس کی طرز پر لکھنا تضمین کہلاتا ہے مخمس اپنا کلام ہوتا ہے۔ اور تضمین اور کی غزل پر کی جاتی ہے۔

مستزاد

کسی وزن میں ایک مصرعہ کہنا۔ اور پھر اسی کے ارکان میں سے ایک دو رکن یا کچھ الفاظ بڑھا دینا مستزاد کہلاتا ہے جیسے ظفر کا مستزاد ہے

جو عرش سے ہے۔ فرش تک آدمی میں ہے
دیکھ آنکھ کھول کر کیا کیا نہیں ہے۔ اس میں کہ
سب کچھ اسی میں ہے۔ پر چاہیئے نظر۔

واسوخت

جس نظم میں حسن سے اظہار نفرت اور عشق کی مذمت کی جاوے

شہر آشوب	جس نظم میں گردش زمانہ وغیرہ کا حال درج ہو۔
ریختہ	جو نظم دہلی کی صاف زبان میں لکھی جائے۔
ریختی	جو نظم عورتوں کی زبان میں لکھی جاوے۔ جیسے ؎ ہم کو جو چاہے اس کا خدا نت بھلا کرے دودھوں نہائے اور وہ پوتوں پھلا کرے

خوش الحان گولیاں

اگر آپ اپنی آواز کو سریلا بنانا چاہتے ہیں۔ یا گانا سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ تو خوش الحان گولیاں استعمال کریں۔ آواز کبھی خراب نہ ہوگی۔ بلکہ نہایت سریلی اور صاف ہو جائیگی۔ جو صاحب بلند آواز سے کام لیتے ہیں۔ ان کے لئے بیحد مفید ہیں۔ قیمت فی پیکٹ معہ محصولڈاک صرف (۱۲؍) منگوانیکا پتہ۔

دفتر خوش الحان گولیاں لاہور

اصلی مکمل صابون سازی یہ ایسی مفید اور کار آمد کتاب آج تک کسی نے نہیں چھاپی۔ اور نہ کوئی چھاپے گا۔ اس میں صابون سازی کے سب بھید بغیر کسی راز اور بغض کے زر کثیر خرچ کر کے اور تجربہ کر کے لکھے گئے ہیں جس کے دیکھنے سے مصنف صاحب کی عرق ریزی اور کوشش کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اور جس سے ایک کم علم اور کم عقل اور کم پیسے والا آدمی بلا مدد استاد کے صابن تیار کر کے لاکھوں روپے کا مالک بن سکتا ہے۔ اگر کسی استاد سے ایسے بے بہا ہنر سیکھنے کے لیئے جائیں۔ تو وہ کبھی نہ سکھائے گا۔ اس کتاب میں کئی قسم کے دیسی انگریزی صابن بنانے کے عمدہ عمدہ طریقے اور نسخے درج ہیں۔ اگر آپ تھوڑے ہی دنوں میں مالدار بننا چاہتے ہیں۔ تو ضرور اس کتاب کو خریدیں۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲؍) جو بالکل لاگت کے برابر ہے۔

گدڑی میں لعل یہ مصنفہ حکیم غلام مصطفےٰ صاحب ہے۔ ناظرین آپکی نظروں سے کئی بڑی بڑی کتابیں گذری ہونگی۔ جن میں کئی قسم کے ہنر و نسخہ جات درج ہونگے مگر آپنے جب کبھی کوئی نسخہ یا ہنر آزمایا ہوگا۔ تو بے فائدہ پایا ہوگا۔ حکیم صاحب نے کتاب گدڑی میں لعل جسمیں ہر مرض کے مجرب اور تیر بہدف نسخہ جات جو کہ ۱۲ سالہ محنت و جانفشانی اور فقیروں جوگیوں۔ سنیاسیوں کی سیوا کا نتیجہ تھا۔ فائدہ عام کیلئے درج کیا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس کا جو نسخہ آزماؤ گے۔ پورا اثر پاؤ گے۔ قابل دید کتاب ہے قیمت معہ محصول ڈاک صرف (۱۲؍)

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور بازار کشمیری

وظائف حُب و بغض } ناظرین! اس کتاب کی ہدایت پر عمل کرنے والا ہر عورت مرد اور افسر کو اپنا مطیع کر سکتا ہے۔ اگر کسی سے بدلہ لینا چاہے تو بدلہ بھی لے سکتا ہے۔ حُب یعنے کسی کو مطیع کرنا۔ بُغض یعنی کسی سے بدلہ لینا۔ ان ہر دو باتوں [illegible] مفید ہے۔ قیمت (۱۰ر)

پیام محبت مؤلفہ پروفیسر [illegible] ڈی [illegible] بھر لاہوری جس میں چیدہ چیدہ غزلوں کے علاوہ عاشقانہ خطوط، لطیفے، فسانے، ناول نیز صنعت حرفت کے اکسیر نسخے اور طبی تجربات بھی [illegible] قیمت (۱۲) محصولڈاک بذمہ خریدار۔ جو صاحب (۱۲) بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج کر منگائیں گے۔ اُن کو محصولڈاک معاف کیا جاوے گا۔

مکمل گلزار بغداد } اس کتاب میں جناب غوث پاکؒ کے علاوہ دیگر بہت سے اولیائے کرام کے اردو پنجابی زبان میں چیدہ چیدہ مناقب درج ہیں۔ اس کتاب کا ہر نعت خوان کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ نیز اس کتاب میں طریقہ ختم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ اور جناب غوث پاک محبوب سبحانیؓ اور جناب حضرت گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ درج ہیں۔ قیمت صرف چار آنے (۴ر) منگوانے کا مکمل پتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور

بازار کشمیری

مصر کا جادو (اُردو) اِس کتاب میں وجود علم جادو پر ایک عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ اور تمام حرکات سکنات کو جو موجودہ کتب میں نہیں پایا جاتا۔ پوری طرح ادا کیا ہے۔ اور بعد میں مصر کے اُس جادو کے متعلق جو پُرانے زمانے میں اہل مصر میں رائج تھا۔ پوری تحقیقات کی ہے۔ اور جادو کی اصلیت ہر پہلو سے کماحقہٗ بتا دی ہے۔ عملیات نادر جو موجودہ کتب مروجہ میں نہیں پائے جاتے۔ اور جو راز سینہ بسینہ چلے آتے تھے۔ سب لکھ دیئے ہیں۔ تسخیر ہمزاد۔ تسخیر آفتاب۔ تسخیر ماہتاب۔ تسخیر مریخ۔ تسخیر زحل وغیرہ ہر ایک سیارہ کی تسخیر اور اس کے علاوہ مختلف اشیاء کو تسخیر کرنے کے لئے عجیب وغریب طریقوں کو جو تیر بہدف درج کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ ہر ایک قسم کے عملیات مریض پر دم کرنا۔ خواہ کوئی مرض ہو۔ اور دوا سے فایدہ نہ ہوتا ہو۔ جادو کے ذریعہ تمام مُلکوں کی سیر کرنا۔ ہوا میں اُڑتے پھرنا جسکو چاہنا بس میں کر لینا۔ نظروں سے غائب ہو جانا۔ دوسری شکل میں ظاہر ہونا۔ اور دُور دراز کی اشیاء منگوا لینا جنات دیو پری کو اپنے قابو میں رکھنا۔ اور حسب خواہش اُن سے کام لینا وغیرہ وغیرہ۔ بعد میں ایسے عملیات جو روزانہ ضروریات کے لئے ازحد مفید ہیں۔ مثلاً کشائش رزق کسی اٹکے ہوئے کام کے لئے یا کسی بیمار کی شفا کے لئے یا اولاد کے طلب کرنے کے لئے درج ہیں۔ اگر یہ کتاب خلاف تحریر ہو۔ تو واپس کر کے اپنی قیمت ہم سے وصول کر لیں قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) منگوانیکا مکمل پتہ:

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور

بہشتی کا چاند اس کتاب میں ہندوستان کے مشہور شاعروں کا نعتیہ کلام اور اچھے اچھے مضمون نگاروں کے مضامین صرف بزرگان دین کے متعلق درج ہیں۔ سرفروشان اسلام کے کارنامے۔ نیک بیویوں کے تذکرے۔ ضروری مسئلے مسائل بھی درج ہیں الغرض یہ کتاب ان کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جن کو اسلام اور اس کے سچے رہنما حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت ہے۔ اور نعت خوانوں کے لئے تو یہ کتاب لازوال خزانے کی کنجی ہے قیمت صرف (۶ر)

حیات النبی عرف ہادی اسلام یعنی سوانح عمری رسول کریم صلعم مسلمانوں نے حضور ہادی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح عمریاں کثرت سے پڑھی ہونگی۔ مگر سوانح عمری جو کہ ابوالمعانی جناب مولوی تاج الدین احمد صاحب تاجر نقشبندی مجددی لاہور نے حال ہی میں تصنیف فرمائی ہے تمام سابقہ سوانح عمریاں سے جدید رنگ میں لکھی ہے۔ اس سوانح عمری کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ اس سوانح عمری میں شردھے پرکاش دیو صاحب کی مرتبہ سوانح عمری کے ان غلط خیالات اور عقاید کی تردید کی ہے کہ جس کو ایک سچا مسلمان ہرگز نہیں پڑھ سکتا۔ تمام باتیں صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

(منگوانے کا مکمل پتہ)

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور

تاریخی کتاب زوالِ ایران عُرف عروجِ اسلام لکھی از قلم حقیقت رقم عالیجناب
پیر غلام دستگیر صاحب نامی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بادشاہوں کے نام دعوتنامے
بھیجنا۔ ایران کے بادشاہ کا گستاخی کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق
اُس کا اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا جانا۔ اُس کے خاندان کا تباہ ہونا۔ اور مسلمانوں
کا اُن کی سلطنت کو فتح کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کتاب میں تمام تاریخی حالات مفصل
درج ہیں۔ اور ایران کے بادشاہوں نوشیرواں وغیرہ کے عکسی فوٹو بھی دیئے
گئے ہیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

حکایات اُردو مثنوی مولانا رُوم اس کتاب میں پیر غلام دستگیر
صاحب نامی نے مثنوی شریف کی کل چیدہ چیدہ اور مفید حکایات کا اُردو
ترجمہ نثر میں سلیس اور عام فہم فصاحت و بلاغت سے کیا ہے کہ جس کے پڑھنے
سے انسان کامل انسان بن جاتا ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ سرورق رنگین
آرٹ پیپر۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

میلادِ اعظم مصنفہ سید پیر شیر علیشاہ صاحب اسد خلف الرشید پیر حضرت میر انشاہ
صاحب جانندھری۔ مدت سے لوگ خواہشمند تھے۔ کہ میلاد کی کوئی ایسی کتاب ہونی
چاہیئے جس میں میلاد خوانی کے مسلسل طریقے درج ہوں۔ تو آج اللہ کے فضل و کرم
سے وہ کتاب چھپ کر تیار ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ کتابت طباعت نفیس
سرورق چار رنگہ بلاک قیمت آٹھ آنے (۸) محصولڈاک علاوہ منگوانے کا پتہ۔

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور بازار کشمیری

سوانح حیات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حسین حضور کا سارا موجود احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات کی ...
قیمت ۱۲؍

تعویذی عکسی حمائل شریف

ایک انچ لمبا اور پانچ چوڑا ایسا مختصر تعویذ بلا مبالغہ آج سے پہلے لاکھ روپے کو بھی ملنا مشکل تھا۔ وزن دو تین ماشہ سے زیادہ نہیں گھڑی کے زنجیر کے ساتھ لٹکایا جا سکتا ہے عورتوں کے گلے میں ڈالنے کیلئے تعویذ اور آپس میں تحفہ دینے کیلئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہدیہ صرف روپے

قصص الانبیاء علیہ السلام

دنیائے اسلام کی نہایت ضروری کتاب ابتدائے پیدائش حضرت آدم تا حضرت محمد تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں قیمت

باغ و بہار ۴؍

حاتم طائی ۵؍

دیوان امیر مینائی لکھنوی

المعروف

صنم خانۂ عشق

اس کتاب میں ملک الشعراء حضرت امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی استاد نواب خلد آشیاں والئی ریاست رامپور کا وہ برجستہ سلیس عام فہم اور درد آلودہ سوز و گداز کلام درج ہے جس کے مطالعہ کیلئے عوام الناس کے علاوہ موجودہ استاد شعراء بھی بغرض اصلاح عروض مضطرب تھے

الحمد للہ

کہ آج فدایان کلام امیر مینائی کی دیرینہ خواہش برآئی یعنی کلام امیر مینائی جو عرصہ سے ختم ہو جانے کی وجہ سے نایاب تھا چھپ کر تیار ہے مشتاقان کلام امیر مینائی کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اشتہار ہذا پڑھتے ہی فوراً آرڈر بھیج کر صنم خانۂ عشق طلب فرمائیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو حسب معمول دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۳۰۰ صفحات

قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے عہ

منگوانے کا پتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور

بازار کشمیری

انگلش ٹیچر اصلی

اس کتاب کے پڑھنے سے ہر ایک شخص بغیر کسی استاد کی مدد کے گھر بیٹھے بٹھائے انگریزی تعلیم حاصل کر سکتا ہے اور بڑے بڑے پروفیسروں اور لیکچراروں سے ہر ایک طرح کی بات چیت کر لیا اس کتاب کے پڑھنے والے کیلئے آسان ہو جاتا ہے قیمت صرف ۱۲؍

ہزار داستان مکمل یعنی الف لیلا

حسین نہایت موثر حیرت خیز حکایتیں اور دلچسپ کہانیاں درج ہیں اور ہر موقعہ پر عمدہ عمدہ تصویریں دی ہوئی ہیں قیمت صرف عہ

تاریخ مدینہ منورہ

عاشقان رسول کریم کو یہ کتاب ضرور مطالعہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس کتاب میں مدینہ منورہ کے شروع سے آج تک مفصل حالات درج ہیں نیز مدینہ منورہ کا نقشہ اور روضہ مبارک کا نقشہ اور روضہ مبارک کے غلاف کا نقشہ بھی شامل ہے قیمت صرف ایک روپیہ عہ

گل بکاولی ۳؍

موٹر گائیڈ

اس سے پہلے مستقل بہت سی کتابیں موٹر کار کے متعلق چھپی ہیں ان سب سے یہ کتاب بہت آسان اور مقبول عام ثابت ہوئی ہے اسے پڑھنے سے معمولی اردو خواں بہت جلد موٹر ڈرائیور بن جاتا ہے قیمت

مکمل نعتیہ گوہر ایمانی

یہ کتاب نعت خوانوں کے لئے بے بہا تحفہ ہے نعت خوانوں کو چاہیئے کہ اس کو فوراً منگائیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا اس کتاب کے ۲۰۰ صفحات ہیں بلحاظ اتنی بڑی ضخیم کتاب ہونے کے قیمت بہت کم ہے یعنی صرف ۱۲؍

داستان امیر حمزہ

بالتصویر

یہ ایک مشہور اور مقبول عام کتاب ہے جس میں دلچسپ طویل داستانیں نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہیں قیمت صرف بارہ آنے

تاریخ مکہ معظمہ

اس کتاب کی تعریف لکھنا بے سود ہے اس کی تعریف اس کے نام سے ہی ظاہر ہے اس متبرک تاریخ کے صفحات ۲۲۴ ہیں کتاب منگوا کر مکہ شریف و کعبہ شریف کی سیر کریں۔ حالات شروع سے آج تک مفصل درج ہیں قیمت صرف عہ

طوطا مینا ۵؍

نور وحدت مکمل

نعتیہ کلام

اس کتاب میں ہندوستان اور پنجاب کے مشہور و معروف شاعروں کی چیدہ چیدہ نعتیں درج ہیں جو صاحب ایک دفعہ اس کو دیکھ لیتا ہے وہ خرید لیتا ہے نسخہ بہت ... قیمت صرف

تفسیر موضح القرآن اردو

یوں تو قرآن پاک کی ہزاروں تفاسیر ہر زبان میں دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہیں مگر حضرت شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کا ترجمہ تحت اللفظ ترجمۃ القرآن تمام دنیا میں مشہور ہے اور تفسیر موضح القرآن بھی حضرت شاہ صاحب کی تصنیف ہے جس کی خوبی محتاج بیان نہیں ہر مسلمان کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے قیمت

نوٹ۔ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ ... بھیجکر اسلام کا اردو قاعدہ ... مفت طلب کریں